عثمان پبلک اسکول سسٹم

USMAN PUBLIC SCHOOL SYSTEM

UPSS

Shaping the leaders of Ummah

معمارِ حرم باز بہ تعمیرِ جہاں خیز

ماہنامہ تربیہ

TARBIYAH

جون ۲۰۲۶

USMAN PUBLIC SCHOOL SYSTEM
UPSS
Shaping the leaders of Ummah

جون 2026 ذوالحجہ/محرم 1448-1447ھ
Monthly e-magazine for lifelong learning & holistic development

گرمیوں کی چھٹیوں کو کارآمد کیسے بنائیں؟

جیسے ہی گرمیوں کی چھٹیاں شروع ہوتی ہیں، گھروں کا ماحول یکسر بدل جاتا ہے۔ بچوں کا روٹین متاثر ہونے لگتا ہے—رات دیر تک جاگنا، صبح دیر سے اٹھنا، کھانے پینے اور دیگر معمولات میں بے ترتیبی عام ہو جاتی ہے۔ بظاہر یہ وقت آرام کا محسوس ہوتا ہے، مگر حقیقت میں یہ والدین کے لیے ایک قیمتی موقع ہے کہ وہ اپنے بچوں کی بہتر تربیت، عادات اور شخصیت سازی پر بھرپور توجہ دے سکیں۔

1. روزمرّہ اوقاتِ کار کی ترتیب

ان چھٹیوں میں بچوں کو نماز کا پابند بنائیں جو ان پر فرض ہے اس سے ان کے روزمرہ کے اوقات کار بھی منظم ہو جائیں گے۔ جلدی سونا اور جلدی اٹھنا بچے کی صحت کے لیے بہت ضروری ہے۔ اوقات کار کی ترتیب سے بچہ بچپن سے ذمہ داری اور وقت کی اہمیت کو سمجھے گا۔

2. قرآنِ مجید کا مطالعہ اور فہم

بچوں کو قرآنِ مجید کی تلاوت کے ساتھ ترجمہ اور آسان تفسیر کے ذریعے سمجھنے کی عادت ڈالیں۔ روزانہ تھوڑا وقت مقرر کریں تاکہ بچہ قرآن کو سمجھے اور اس کی تعلیمات کو اپنی زندگی میں شامل کرے۔

3. تربیت اور مضبوط اخلاقی کردار کی تعمیر

بچوں کی تربیت کو مضبوط اخلاقی بنیادوں (Core Values) پر قائم کریں۔ انہیں سچائی، امانت داری، دیانت اور انصاف جیسے اصول سکھائیں، اور یہ بھی سمجھائیں کہ یہ اصول صرف وقتی فائدے کے لیے نہیں بلکہ ہماری زندگی کا حصہ ہیں۔ بچوں کو یہ شعور دیں کہ ہمارا اصل مقصد اللہ کی خوشنودی ہے، نہ کہ صرف اپنے مفادات کا تحفظ۔ اس کے لیے صحابہ کرام اور صحابیات کے واقعات سے مدد لیجیے جس سے بچے ان شخصیات سے لگاؤ محسوس کریں گے اور ان جیسی عادات اپنانے کی کوشش کریں گے۔

4. تعلیمی اور مہارتی ترقی

گرمیوں کی چھٹیاں بچوں کی تخلیقی اور تعلیمی صلاحیتوں کو نکھارنے کا بہترین وقت ہیں۔ بچوں کی دلچسپی کے مطابق انہیں ڈرائنگ، پینٹنگ، کرافٹ اور دیگر تخلیقی سرگرمیوں میں شامل کریں، کیونکہ کئی بار جہاں الفاظ اظہار نہیں کر پاتے وہاں آرٹ بچے کی سوچ کو خوبصورتی سے بیان کرتا ہے۔

اسی کے ساتھ لکھائی، ریاضی اور انگریزی جیسے مضامین میں بہتری کے لیے روزانہ وقت مقرر کریں۔ بچوں کو پڑھنے، لکھنے اور اپنی بات اعتماد کے ساتھ پیش کرنے کی عادت ڈالیں۔

موسمِ گرما کی تعطیلات کا کام بچوں کو دیا گیا ہے، جسے باقاعدگی سے مکمل کروانا نہایت ضروری ہے۔ روزانہ ایک مقررہ وقت رکھیں تاکہ بچہ سمجھ کے ساتھ اپنا کام مکمل کرے، نہ کہ آخر میں چند دنوں میں جلدی جلدی صرف خانہ پُری کرے۔ اس عمل کا اصل مقصد سیکھنا اور سمجھنا ہے، جس کے لیے تسلسل اور نگرانی ضروری ہے۔

- فہم القرآن
- فہم الحدیث
- سیرتِ نبویؐ
- تعلیم و تربیت
- شخصیت
- انٹرویوز
- تعمیرِ شخصیت
- کیریئر کونسلنگ
- طب و صحت
- اقبالیات
- گوشۂ عثمانین
- اقدار
- رہنمائے والدین
- سائنس و ٹیکنالوجی
- تعارفِ کتاب
- تاریخ

القرآن

اِنَّ اَوَّلَ بَيۡتٍ وُّضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِىۡ بِبَكَّةَ مُبٰرَكًا وَّهُدًى لِّلۡعٰلَمِيۡنَ

یقیناً پہلا گھر جو لوگوں کے لیے بنایا گیا (اللہ کی عبادت کے لیے) وہی ہے جو مکہ میں ہے، برکت والا ہے اور ہدایت کا مرکز ہے تمام جہان والوں کے لیے۔

(سور آل عمران 96)

الحدیث

حدیث نبوی ﷺ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"مسجد حرام میں ایک نماز پڑھنا ایک لاکھ نمازوں سے افضل ہے"۔

(سنن ابن ماجہ)

اپنا جائزہ:

- کیا میں کعبۃ اللہ کی حرمت و فضیلت سے واقف ہوں؟ ہا نہیں
- کیا مجھے علم ہے کہ ایک مومن کی جان کی حرمت کعبۃ اللہ سے زیادہ ہے؟ ہاں نہیں
- کیا میں انسانی جان کا بھی ایسا ہی احترام کرتا/کرتی ہوں؟ ہاں نہیں
- کیا میں حج کے ایام میں تکبیرات کا اہتمام کرتا/کرتی ہوں؟ ہاں نہیں

5. مثبت اور تخلیقی سرگرمیوں کا فروغ

بچوں کو مثبت سرگرمیوں میں مصروف رکھیں۔ اگر گھر میں جگہ ہو تو باغبانی کروائیں——بچوں سے پودے لگوائیں اور ان کو دیکھ بھال کی ذمہ داری دیں۔ اگر جگہ نہ ہو تو گملوں میں بھی یہ سرگرمی کی جاسکتی ہے۔اس کے علاوہ گھر میں مطالعے کا ماحول پیدا کریں۔ بچوں کے لیے معیاری کتابیں مہیا کریں، خود بھی مطالعہ کریں اور ان کے ساتھ بیٹھ کر ان کتابوں پر گفتگو کریں تاکہ گھر میں ایک علمی و ادبی فضا قائم ہو۔

6. صحت، جسمانی سرگرمیاں اور متوازن زندگی

موسم گرما میں پانی کا مناسب استعمال، متوازن غذا اور تیز دھوپ سے بچاؤ نہایت ضروری ہے۔ ہفتے میں کم از کم دو دن بچوں کے لیے جسمانی سرگرمی (واک، کھیل یا پارک) لازمی رکھیں تاکہ وہ جسمانی طور پر متحرک رہیں اور ان کی توانائی مثبت انداز میں استعمال ہو۔

7. گھریلو ذمہ داریوں میں شمولیت

بچوں کو ان کی عمر اور صلاحیت کے مطابق چھوٹے چھوٹے گھریلو کاموں میں شامل کریں۔ چھوٹے بچوں سے سادہ کام کروائیں، جیسے کھلونے اور کتابیں ترتیب دینا، جبکہ بڑے بچوں کو قدرے زیادہ ذمہ داریاں دی جاسکتی ہیں، جیسے اپنی الماری درست رکھنا یا گھر کے کاموں میں باقاعدہ ہاتھ بٹانا۔ زندگی میں کامیابی کے لیے ضروری ہے کہ بچوں کو گھر کے کام کرنے آتے ہوں۔

8. خاندانی تعلقات کو مضبوط بنانا

مصروف معمولات کے باعث اکثر رشتہ داروں سے ملاقات کا موقع نہیں مل پاتا، اس لیے تعطیلات کے دوران بچوں کو اپنے قریبی رشتہ داروں سے ضرور ملوائیں تاکہ ان کے دلوں میں محبت، اپنائیت اور خاندانی تعلقات کی اہمیت کا شعور بیدار ہو۔ اسلام میں صلہ رحمی کو نہایت اہم مقام حاصل ہے۔

نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "جو شخص چاہتا ہے کہ اس کے رزق میں کشادگی ہو اور عمر میں برکت ہو، اسے چاہیے کہ صلہ رحمی کرے۔"

(حوالہ: صحیح بخاری، کتاب الادب، حدیث 5986؛ صحیح مسلم، حدیث 2557)

9. تفریح اور خوشگوار لمحات

بچوں کے لیے تفریح کا بھی مناسب اہتمام کریں۔ اگر ممکن ہو تو انہیں شہر سے باہر سیر و تفریح کے لیے لے جائیں، اور اگر یہ ممکن نہ ہو تو شہر کے اندر ہی قریبی پارک یا تفریحی مقامات کا انتخاب کریں۔ اہم بات یہ ہے کہ بچوں کو خوشگوار اور مثبت سرگرمیوں کا موقع ملے، تاکہ ان کی ذہنی تازگی برقرار رہے اور وہ خوشی کے ساتھ وقت گزار سکیں۔

10. وقت کا مؤثر استعمال اور اسکرین ٹائم کی حدبندی

چھٹیوں میں بچوں کا زیادہ وقت موبائل، ٹی وی یا دیگر اسکرینز پر گزرنے لگتا ہے، جو ان کی صحت اور عادات دونوں پر منفی اثر ڈال سکتا ہے۔ اس لیے ضروری ہے کہ اسکرین ٹائم کے لیے واضح حدود مقرر کی جائیں اور اس کی جگہ بچوں کو مثبت اور تعمیری سرگرمیوں کی طرف راغب کیا جائے، جیسے مطالعہ، کھیل، یا مختلف موضوعات پر گفتگو۔ اسکرین ٹائم جتنا کم ہو اتنا بچوں کے لیے اچھا ہے۔

نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے: "تم میں سے ہر ایک نگران ہے اور اس سے اپنی رعیت کے متعلق باز پرس ہوگی۔" (صحیح بخاری، حدیث نمبر 893/ صحیح مسلم، حدیث نمبر 1829)

یاد رکھیں یہ بچے ہمارے پاس امانت ہیں ان کے بارے میں ہم سے پوچھا جائے گا۔

ثمینہ باز
سینئر مینیجر اکیڈمکس
UPSS

حضرت اویس قرنی علیہ الرحمۃ اللہ: ایک عظیم شخصیت

حضرت اویس قرنیؒ اسلامی تاریخ کے عظیم تابعین میں شمار ہوتے ہیں۔ان کی زندگی ہمیں اخلاق، زہد، اور والدین کی خدمت کا بے مثال سبق دیتی ہے۔یمن کے ایک چھوٹے سے قبیلے سے تعلق رکھنے والے اویس قرنیؒ کے مقام و مرتبہ کا اندازہ اس بات سے ہوتا ہے کہ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے فرمایا

"تابعین میں سے بہترین انسان وہ شخص ہے جسے اویس کہتے ہیں، اس کی والدہ (زندہ) ہے اور اس (کے جسم) میں سفید ہے۔اس سے کہو کہ تمہارے لیے دعا فرمائے"

اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت اویس رحمہ اللہ مستجاب الدعوات تھے۔

صحیح مسلم کی دوسری روایت سے ظاہر ہوتا ہے کہ آپؒ اپنی والدہ کی خدمت کی وجہ سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر نہ ہو سکے جس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی رضامندی شامل تھی۔

حضرتِ اویس قرنیؒ حضور ﷺ کی زیارت نہیں کر سکے لیکن دل میں حسرت بہت تھی کہ حضور ﷺ کا دیدار کر لوں۔

بوڑھی ماں تھیں اور انھی کی خدمت آپ کو حضور ﷺ کے دیدار سے روکے ہوئے تھی ادھر حضور ﷺ یمن کی طرف رُخ کر کے فرمایا کرتے تھے کہ "مجھے یمن سے رحمان کی خوشبو آ رہی ہے ایک صحابی نے عرض کی حضور ﷺ آپ اُس سے اتنا پیار کرتے ہیں اور وہ ہے کہ آپ سے ملنے بھی نہیں آئے تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ اُس کی بوڑھی ماں ہے جس کی اویس بہت خدمت کرتا ہے اور اپنی بوڑھی ماں کو وہ تنہا چھوڑ کر نہیں آ سکتا۔"

آپ ﷺ نے حضرت عمرؓ اور حضرت علیؓ سے مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا کہ "تمہارے دور میں ایک شخص آئے گا جس کا نام ہوگا اویس بن عامر، ٹھوڑی سینے پر رکھتا ہے (یعنی بہت عاجزی سے رہتا ہے) اور ہر وقت قرآن پڑھتا رہتا ہے اور جسم پر ایک سفید داغ ہوگا جب وہ آئے تو اسے میرا سلام بھی دینا اور اس سے دعا بھی کروانا کیونکہ اویسؓ نے ماں کی ایسی خدمت کی ہے جب بھی وہ دعا کے لیے ہاتھ اٹھاتا ہے تو اللہ اس کی دعا کبھی رد نہیں کرتا۔"

حضرت عمر رضی اللہ عنہ دس سال خلیفہ رہے اور ہر سال حج کرتے ہر دفعہ حضرت اویس قرنیؒ کو تلاش کرتے لیکن انہیں اویسؒ نہ ملتے۔ایک دفعہ حضرت عمرؓ نے سارے حاجیوں کو میدان عرفات میں اکٹھا کر لیا اور کہا کہ تمام حاجی کھڑے ہو جائیں پھر کہا کہ سب بیٹھ جاو صرف یمن والے کھڑے رہو تو سب بیٹھ گئے اور صرف یمن والے کھڑے رہے۔پھر کہا کہ یمن والے سارے بیٹھ جاو صرف قبیلہ مراد کھڑا رہے پھر کہا مراد والے سب بیٹھ جاو صرف قرن والے کھڑے رہو تو صرف ایک آدمی بچا اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ تم قرنی ہو تو اس شخص نے کہا ہاں میں قرنی ہوں تو حضرت عمرؓ نے کہا کہ اویسؒ کو جانتے ہو؟

تو اس شخص نے کہا کہ ہاں جانتا ہوں آپ نے پوچھا کہ اویسؒ ہے کدھر؟

تو اس شخص نے کہا کہ وہ عرفات گیا ہے اونٹ چرانے آپؓ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو ساتھ لیا اور عرفات کی طرف دوڑ لگائی جب وہاں پہنچے تو دیکھا کہ اویس قرنی درخت کے نیچے نماز پڑھ رہے ہیں اور اونٹ چاروں طرف چر رہے ہیں۔آپ دونوں آ کر بیٹھ گئے اور حضرت اویس قرنیؒ کی نماز ختم ہونے کا انتظار کرنے لگے۔

جب حضرت اویس نے سلام پھیرا تو حضرت عمرؓ نے پوچھا کون ہو بھائی؟

تو حضرت اویس قرنیؒ نے کہا میں اللہ کا بندہ ہوں تو حضرت عمرؓ نے کہا کہ سارے ہی اللہ کے بندے ہیں لیکن تمہارا نام کیا ہے؟

توحضرت اویس نے کہا کہ آپ کون ہیں؟

حضرت علی نے کہا کہ یہ امیر المومنین عمر بن خطاب ہیں اور میں علی بن ابی طالب ہوں حضرت اویسؒ کا یہ سننا تھا کہ وہ تھر تھر کانپنے لگے اور کہا کہ میں نے آپ کو پہچانا نہیں تھا میں تو پہلی دفعہ حج پر آیا ہوں۔

حضرت عمرؓ نے کہا کہ تم اویس ہو؟

توانہوں نے کہا ہاں میں ہی اویس ہوں حضرت عمر نے کہا اپنے ہاتھ پر وہ نشان دکھاؤ جو سرکار دو عالم ﷺ نے نشانی کے لیے بتایا تھا جب حضرت اویسؒ نے دکھایا تو کہا ہاتھ اٹھاؤ اور ہمارے لیے دعا کرو وہ رونے لگے اور کہا کہ میں دعا کروں؟ آپ لوگ سردار اور میں نوکر آپ کا اور میں آپ لوگوں کے لیے دعا کروں؟

توحضرت عمرؓ نے کہا کہ ہاں اللہ کے نبی ﷺ کا حکم تھا کہ اویس جب بھی آئے تو اس سے دعا کروانا پھر حضرت اویس قرنی نے دونوں کے لیے دعا کی۔

اویس قرنیؒ کی زندگی میں مختلف اسباق واضح ہیں جو والدین بچوں میں پیدا کر سکتے ہیں:

- **اخلاص اور عبادت:** والدین بچوں کو نماز، قرآن کی تعلیم اور دعا کی اہمیت سمجھائیں تاکہ وہ اللہ کے قریب ہوں۔
- **والدین کی خدمت:** بچوں میں والدین اور بڑوں کے لیے احترام اور خدمت کا جذبہ پیدا کریں۔
- **سادگی اور زہد:** دنیاوی لالچ سے بچنے کی تربیت دیں تاکہ بچے ضرورت سے زیادہ چیزوں کے پیچھے نہ بھاگیں۔
- **علم کی محبت:** بچوں میں علم اور تحقیق کی عادت ڈالیں تاکہ وہ ذہنی اور فکری طور پر مضبوط ہوں۔
- **صبر اور استقامت:** مشکلات کے وقت صبر اختیار کرنے اور ایمان قائم رکھنے کی عادت ڈالیں۔

والدین کو چاہیے کہ وہ بچوں کی تربیت میں ان بزرگوں کی سیرت سے مدد لیں بچوں کو ایسے واقعات سنائیں جس سے ان کے اخلاق سنوریں اور وہ دنیا اور آخرت دونوں میں نمایاں مقام حاصل کر سکیں۔

احمد صمد
ڈپٹی ڈائیریکٹر اکیڈمکس
عثمان پبلک اسکول سسٹم

(تبصرہ کتب) بچوں سے گفتگو کیسے کریں؟

ناشر: اسلامک ریسرچ اکیڈمی، کراچی

مؤلف: حفصہ صدیقی

اولاد اللہ تعالیٰ کی اس کرہ ارض پر عطا کی جانے والی سب سے بڑی نعمت ہے اور اس کی تربیت والدین کی اولین ذمہ داری ہے۔ بچپن میں کی جانے والی تربیت کا کوئی نعم البدل نہیں۔ عربی مقولہ ہے کہ ''بچپن میں حاصل کیا جانے والا علم ایسا ہے جیسے پتھر پر نقش''۔

جب حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کعبہ کی بنیاد اٹھائی تو انہوں نے دعا فرمائی کہ :

"اے ہمارے پروردگار! ہم دونوں کو مسلمین یعنی اپنا فرمانبردار بنا اور ہماری ذریت کو بھی اپنی فرمانبردار امت بنا۔"

اس دعا سے یہ بات واضح ہے کہ ماں باپ کو اپنی اولاد کے لیے لازمی دعا کرنی چاہیے۔ اولاد کی تربیت ''چوائس'' کا معاملہ نہیں بلکہ یہ 'لازمی' (Mandatory) ہے۔ اس کتاب میں اکثر باتوں کو واقعات کی مدد سے سمجھانے کی کوشش کی گئی ہے جو ہر گھر میں رونما ہوتے ہیں۔ پہلی اور بنیادی بات جو اس کتاب کو پڑھ کر سمجھ آئی، وہ ہے ''بچوں کے احساسات کو سمجھنا۔''

''بچوں کے احساسات کی تفہیم''

ہم بچوں کو ہر بار اس بات پر زور (Emphasize) دیتے ہیں کہ جو ان کے خیالات ہیں وہ غلط ہیں، ان پر بھروسہ مت کرو بلکہ جو میں کہہ رہی ہوں اس پر بھروسہ کرو۔ بچوں کے احساسات کو سمجھ کر جواب دینا بھی ہمارے لیے ایسا ہے جیسے کوئی نئی زبان سیکھنا۔ ہم عادی ہو چکے ہیں بچوں کے جذبات کی تردید کرنے کے۔

''احساس میں مدد کرنے کے چند اصول''

پوری توجہ کے ساتھ سنیں۔ ان کے احساس کو ''اوہ''، 'اچھا''، ''ہوں'' جیسے الفاظ سے تسلیم کریں۔ ان کی خواہشات کو تصورات میں لے جائیں۔ ان کے احساس کو کوئی نام دیں۔

''فوری جذباتی مدد اور مسائل کا حل''

بچے کی جذباتی حالت پر توجہ دیں اور وعظ سے گریز کریں۔ مسئلہ بچے کو خود حل کرنے دیں۔ بچوں کو اپنی شخصیت بنانے کے لیے سب سے پہلے مشقت کرنا سکھائیں۔

''مسئلہ حل کرنے کے چار مراحل''

مسئلے کی شناخت، ممکنہ حل کی تلاش، بہترین حل کا انتخاب، اور نتائج کا جائزہ۔

جب ہم بچوں کے احساسات کو سنتے ہیں یا ان کو مسائل حل کرنے کی دعوت دیتے ہیں، تو ان کے اعتماد میں اضافہ ہوتا ہے اور ان کی شخصیت منفرد اور ذمہ دار بنتی ہے۔

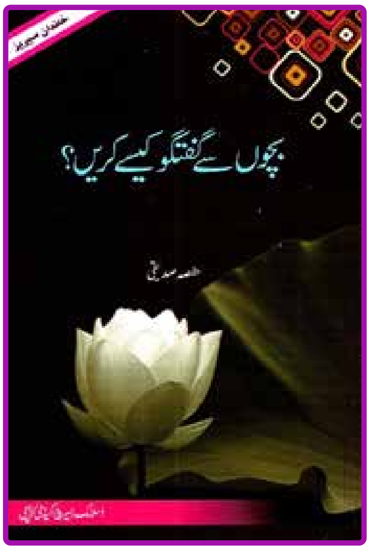

''خود انحصاری پیدا کرنے کے طریقے''

بچے کو انتخاب کا موقع دیں۔ بچے کی کوشش کے لیے احترام کا اظہار کریں۔ بہت زیادہ سوال نہ کریں اور جواب میں جلدی نہ کریں موجود وسائل کے استعمال کی حوصلہ افزائی کریں۔ امید نہ توڑیں۔

''تعریف اور حوصلہ افزائی''

تعریف بچے کے اعتماد اور اس کی خودی (Self-esteem) میں اضافہ کرتی ہے۔ براڈن نیتھنیل اپنی کتاب Psychology of Self Esteem میں لکھتے ہیں کہ انسان اپنی ذات کے بارے میں جو رائے رکھتا ہے، وہی اس کے رویے اور مقاصد پر اثر انداز ہوتی ہے۔

''تعریف کرتے وقت احتیاطی تدابیر''

مبالغہ آرائی سے گریز کریں۔ بیانیہ تعریف کریں جو بہکانہ دے۔ ایسی تعریف سے گریز کریں جس میں ماضی کی غلطیوں کی جانب اشارہ ہو۔

نتیجہ: اس کتاب میں دی گئی تجاویز پر عمل کر کے کسی بھی گھر کو میدانِ جنگ یا مچھلی بازار کے بجائے ایک پر سکون جائے پناہ میں تبدیل کیا جا سکتا ہے۔

تبصرہ نگار
عمارہ اشفاق
سابق ٹیچر
کیمپس 3

حضرت ابراہیم علیہ السلام کی سیرتِ مبارکہ

حضرت ابراہیم علیہ السلام کی سیرتِ مبارکہ اسلام میں ایمان، توحید، صبر، اطاعتِ الٰہی اور قربانی کی اعلیٰ ترین مثال سمجھی جاتی ہے۔ آپؑ کو ''خلیلُ اللہ''، یعنی اللہ تعالیٰ کا دوست ہونے کا شرف حاصل ہے۔ آپؑ ایسے معاشرے میں تشریف لائے جہاں بت پرستی عام تھی اور لوگ اللہ تعالیٰ کی وحدانیت سے ناواقف تھے۔ حضرت ابراہیمؑ نے بچپن ہی سے غور و فکر کے ذریعے یہ حقیقت جان لی کہ سورج، چاند اور ستارے عبادت کے مستحق نہیں، بلکہ پوری کائنات کا خالق و مالک صرف اللہ تعالیٰ ہے۔ چنانچہ آپؑ نے اپنی قوم کو حکمت، دانائی اور نرمی کے ساتھ توحید کی دعوت دی، مگر اکثر لوگوں نے آپؑ کی دعوت کو قبول نہ کیا۔

جب حضرت ابراہیمؑ نے قوم کو بتوں کی بے بسی کا احساس دلانے کے لیے ان کے بت توڑ دیے تو بادشاہ نمرود نے آپؑ کو آگ میں ڈالنے کا حکم دیا۔ تاہم اللہ تعالیٰ نے اپنے خاص فضل سے آگ کو ٹھنڈا اور سلامتی والا بنا دیا۔ یہ واقعہ حضرت ابراہیمؑ کے غیر متزلزل ایمان اور اللہ تعالیٰ پر کامل بھروسے کی روشن دلیل ہے۔

اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیمؑ کو مختلف آزمائشوں میں مبتلا فرمایا، اور آپؑ ہر آزمائش میں کامیاب ہوئے۔ اللہ تعالیٰ کے حکم پر آپؑ نے اپنی اہلیہ حضرت ہاجرہؑ اور اپنے صاحبزادے حضرت اسماعیل علیہ السلام کو مکہ کی بے آب و گیاہ وادی میں چھوڑ دیا، جہاں بعد میں آبِ زمزم جاری ہوا۔

حضرت ابراہیمؑ کی زندگی کا سب سے عظیم واقعہ اللہ کے حکم پر لبیک کہتے ہوئے اپنے بیٹے کی قربانی ہے۔ اس حکم کی تعمیل پر اللہ تعالیٰ نے اپنی رحمت سے حضرت اسماعیلؑ کی جگہ ایک دنبہ عطا فرما دیا۔ اسی عظیم سنت کی یاد میں مسلمان ہر سال عیدالاضحیٰ کے موقع پر قربانی کرتے ہیں۔

حضرت ابراہیمؑ کی سیرتِ طیبہ ہمیں یہ درس دیتی ہے کہ انسان کو ہر حال میں اللہ تعالیٰ پر کامل بھروسہ رکھنا چاہیے اور دینِ اسلام کی سربلندی کے لیے ہر قسم کی قربانی دینے کے لیے تیار رہنا چاہیے۔ آپؑ کی مبارک زندگی صبر، اخلاص، عاجزی اور اطاعتِ الٰہی کا عظیم نمونہ ہے، جس سے مسلمان آج بھی رہنمائی حاصل کرتے ہیں۔

انیلہ محفوظ
کیمپس 31

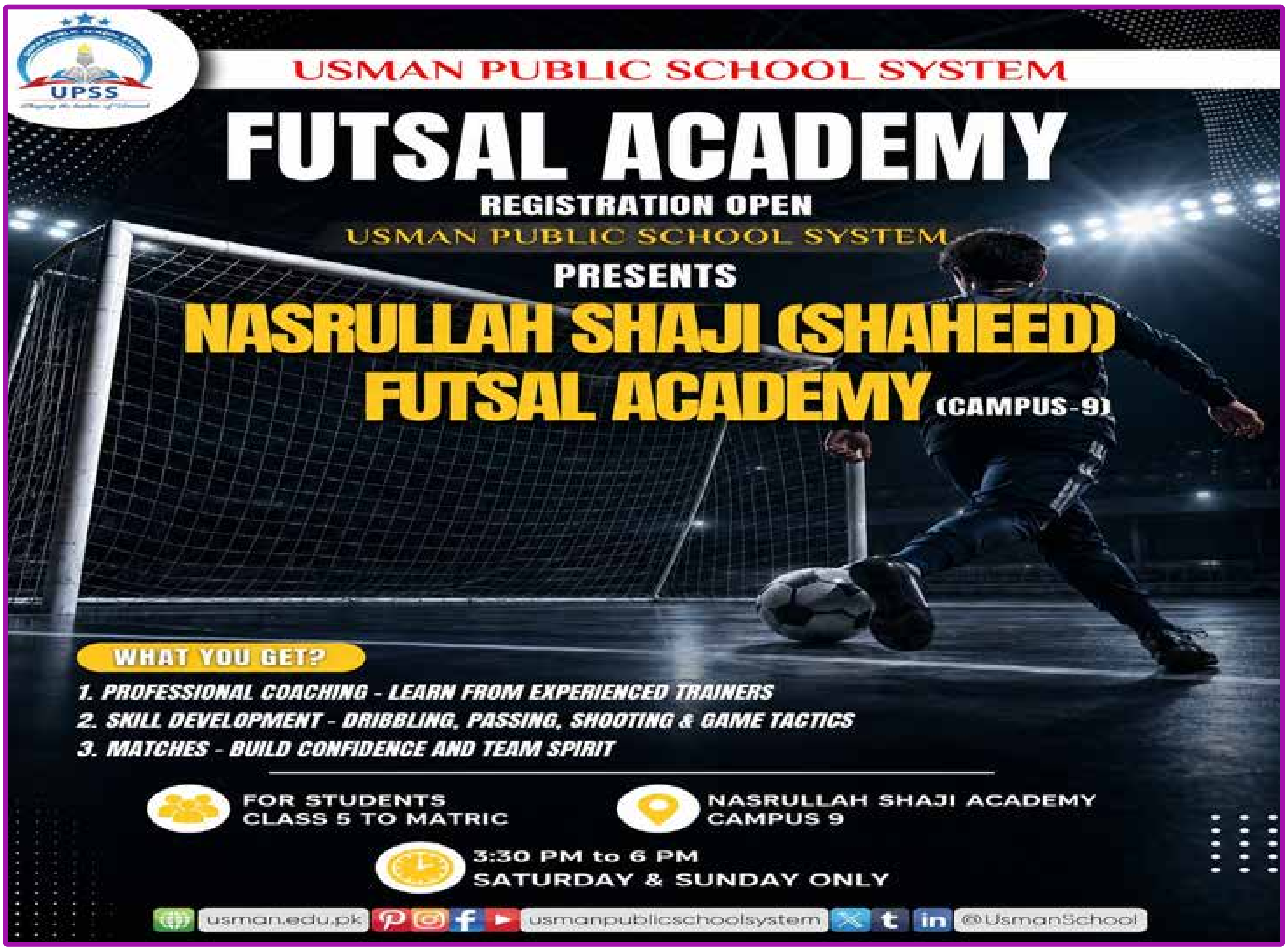
UPSS
USMAN PUBLIC SCHOOL SYSTEM
FUTSAL ACADEMY
REGISTRATION OPEN
USMAN PUBLIC SCHOOL SYSTEM
PRESENTS
NASRULLAH SHAJI (SHAHEED)
FUTSAL ACADEMY (CAMPUS-9)
WHAT YOU GET?
1. PROFESSIONAL COACHING - LEARN FROM EXPERIENCED TRAINERS
2. SKILL DEVELOPMENT - DRIBBLING, PASSING, SHOOTING & GAME TACTICS
3. MATCHES - BUILD CONFIDENCE AND TEAM SPIRIT
FOR STUDENTS
CLASS 5 TO MATRIC
NASRULLAH SHAJI ACADEMY
CAMPUS 9
3:30 PM to 6 PM
SATURDAY & SUNDAY ONLY
usman.edu.pk
usmanpublicschoolsystem
@UsmanSchool

UPSS
SOMETHING
EXCITING
IS MAKING
WAVES!
USMAN PUBLIC SCHOOL SYSTEM
is preparing to introduce an exciting new opportunity that will inspire confidence, promote fitness, and bring a new level of fun and learning for our students.
Get ready for an experience that combines skill, discipline, and enjoyment!
Coming Soon
STAY TUNED FOR THE BIG ANNOUNCEMENT
USMAN PUBLIC SCHOOL SYSTEM

کیا آپ اپنے بچے کی تربیت اور اس کے اخلاق و کردار کی درستی کے لیے فکر مند ہیں؟

کیا آپ کسی مستند کاؤنسلر سے رہنمائی چاہتے ہیں؟

کیا آپ چاہتے ہیں کہ آپ بہترین والدین بننے کا اعزاز حاصل کریں!!

ہم لا رہے ہیں آپ کے لیے---

عثمان پبلک اسکول سسٹم کے تربیہ ای میگزین میں ایک ایسا مستقل سلسلہ

ہم سے پوچھیے

جو آپ کے سوالات کے تسلی بخش جواب دے گا۔ آج ہی اپنے سوالات اس ای میل ایڈریس پر بھیجیے

JOIN OUR GUIDES

mcd@usman.edu.pk

Our very own Usmanians

You are invited to write your heart out in a special section of

TARBIYAH E-MAGAZINE

Your writing may contain

Any unforgettable memory of your school..

Any thing which you like the most about UPSS...

Any article with authentic knowledge related to career opportunities and different professions.

Any word of advice for your juniors

Your achievement , success stories

And much more...

USMAN PUBLIC SCHOOL SYSTEM
UPSS
Shaping the leaders of Ummah

JOIN OUR GUIDES

DEPARTMENT OF
MENTORING & COUNSELLING
USMAN PUBLIC SCHOOL SYSTEM

E-MAIL YOUR WRITE UPS AT
mcd@usman.edu.pk